Registered L. No. 89

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۶) مطبوعہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۰۵ء بروز جمعہ جلد (۳۳)

گلدستہ اخبار

آرمینیا میں ۷ ۳ ہزار مسلمان باغی ہوگئے ہیں اور گئی دیہات میں قتل عام ہو رہا ہے ایک گاؤں نے اُن کے حملے کو پسپا کر دیا اور باغیوں میں سے ایک سو باغی قتل کر دیئے۔ فوج بھی ایک گانوں میں نرغے میں آگئی تھی مگر انہوں نے باغیوں کو شکست دی اور باغیوں میں سے ۸۰ قید کرلئے ؛ **ساؤدرن** کاٹن ایسوسی ایشن کے وکلا نے رپورٹ دی ہے کہ کپاس کی نئی فصل ۱۰٫۲۸۵۸۷۶ تجارتی گٹھے ہوگی ؛ **تجویز ہورہی** ہے کہ دہلی کا میوزیم بند ہو جائیگا اور وہاں کی عمدہ عمدہ چیزیں لاہور کے عجائب خانہ میں آجائینگی ؛ **نائب** تحصیلداری اور محکمہ بندوبست کے نایب تحصیلداری کا امتحان ۷ ر اگست کو لاہور میں ہوگا ۲۰ **ر جون** کو ریلیف فنڈ کا کل چندہ آٹھ لاکھ سے زیادہ ہوگیا ہے۔ **کلکتہ میں** ۲۵ بدمعاشوں نے ایک بھلے مانس کے گھر میں گھس کر حملہ کیا۔ وجہ اس کی یہہ تھی کہ اس نے انہیں کالیدیوی کے ڈھانچے سے جو میدان میں پڑا ہوا تھا بانس چھوڑتے ہوئے دیکھ کر منع کیا تھا۔ **کانپور** کی کمیٹی تجاران نے جس کے ممبر کل یوروپین ہیں گورنمنٹ کی مدد سے جو مشن فارس میں بھیجا تھا اس کے افسر مسٹر نیو کومن واپس آگئے ہیں اور اب اپنی رپورٹ تیار کرینگے۔ **بمبئی** کے علاقہ میں ایک ٹھاکر تھا جو دو لڑکے چھوڑ مرا بڑے لڑکے چھوٹے کو حصہ دینے سے انکار کیا۔ اسپر فساد ہوگیا بڑے بھائی نے پہلے گولی سے اپنے چھوٹے بھائی کو ملا اور پھر آپ گولی کھا کر مرگیا جب ایک بھائی کی بیوی نے یہہ ماجرا سُنا تو وہ بھی ایک مینار سے گر گئی اور اب نازک حالت میں ہے۔ **مہاراجہ** بلرام پور نے لکھنو کے کیننگ کالج کی عمارت کے لئے تین لاکھ روپیہ تین قسطوں میں دینے کا وعدہ کیا۔ مرحبا ہے ایسی عالی حوصلگی اور فیاضی پر۔ **کلکتہ کے** نئے میونسپل ہال کی تعمیر میں ۶ لاکھ روپیہ سے زیادہ خرچ ہوا اور اسمیں میر مجلس کے بیٹھنے کی جو کرسی تیار ہوئی اُسپر ۱۵ سو روپیہ نقد خرچ ہوا۔ اور ممبروں کی کرسیوں پر فی کرسی ۱۲۵ روپیہ خرچ ہوا۔ **بڑی** خوشی کی بات ہے کہ تعلیم یافتہ مسلمانوں میں جو نفاق کا خوف تھا اب وہ جاتا رہا اب انجمن اسلامیہ میں اصلاح کی ضرورت تسلیم کرلی گئی ہے اور اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے ؛ **چھوٹا** ناگپور کے لائق فائق اور قابل تعریف پارسی منتظم مسٹر دادا بھائی ہرمزجی تاناوتی کا ۶۲ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔ **یہہ ایک** فیصل شدہ امر ہے کہ ہندی فوج میں سے ہر سال تین افسر جاپانی زبان سیکھنے کے لئے جاپان بھیجے جایا کرینگے پڑھائی دو سال کی ہوگی۔ پاس ہونے پر اول امتحان کے لئے ایک سو پونڈ اور آخری امتحان کے لئے دو سو پونڈ انعام ملا کریگا۔ **آگرہ** چھاؤنی ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک سخت آتشزدگی ہوئی اور بہت سے مال کا نقصان ہوا اور بہت سے گھر بھی جل کر خاک سیاہ ہوگئے ۱۸ **ر جون** اتوار کی رات کو شملہ میں سخت طوفان آیا کئی گھروں کے چھپر اُڑ گئے اور کئی بڑے بڑے درخت ٹوٹ گئے اور اکثر مرگئے ؛ **آجکل** دریائے انڈس اور اس کے معادنوں میں ایک غیر معمولی طغیانی آئی ہوئی ہے۔ **سکرٹری** سٹیٹ نے ضلع وزیگاپٹم کے دریائے ناگاولی کا نکاس بنانیکے لئے ۹۲۰۰۰۰ روپیہ منظور کرلیا ہے **سُنا جاتا** ہے کہ امریکن مشنریوں نے شاہ سیام کو سمجھا بجھا کے اس بات پر قطعی فیصلہ کردینے پر آمادہ کیا ہے کہ میں اپنی قلمرو میں قماربازی کو قطعی بند کروادونگا۔ **احاطہ** مدراس کی رپورٹ نقل مکانی سے معلوم ہوا ہے کہ سیلون برما۔ سنگاپور اور ہند کے متعلقہ مقامات سے ۵ لاکھ آدمی اس احاطہ میں آئے اور گئے ہیں۔ **ہفتہ مختتمہ** ۲۰ ر جون کو بمبئی میں کل اموات پلیگ سے ۲۹۷ وقوع میں آئیں اور کل تعداد پیدایش ۳۵۲ تھی۔ **۱۰ جولائی** کو جاپان کا شہزادہ اور شہزادی اریسوگاوا انگلستان کی سیر کے لئے جائینگے ان کے خیر مقدم کے لئے خاص تیاریاں ہو رہی ہیں۔ **انڈین** نیشنل کانگرس کے متعلق انڈسٹریل اور اگریکلچر اکزہیبشن ماہ دسمبر میں بمقام بنارس ہوگی" **راجہ صاحب** انریانا گرم نے ۵۰۰ روپیہ مانسبرگ فنڈ کو اور ۵۰۰ روپیہ سمر ہوس کے لئے جو سپاہیوں کے بچوں کے لئے مسوری میں ہے دیا ہے۔ **نیلپلس** میں ایک لڑکی کی شادی میونسپل حکام کی طرف سے ملتوی کردی گئی کیونکہ پیدایش رجسٹر میں اُس کا نام لوسیا کے عوض میں لوسیو داخل تھا۔ بیان کیا جاتا تھا کہ وہ مذکر ہے اس لئے ضروری تھا کہ وہ فوج میں بھرتی ہوجاوے۔ **خرطوم** کالج کے ایک مسلمان طالبعلم مسمی سلیمان دستانی نے شہر کائرو میں ہومر کی الیڈ کا ترجمہ عربی زبان میں کیا ہے مسلمانوں نے اسکو شوق کے ساتھ

ایڈیٹوریل نوٹس

جاپان میں مشن کا کام۔ جاپان میں مشن کے کام کی ایک خاص صورت ہے۔ جس طرح ہمارے ملک میں اور نیز دیگر ممالک میں میڈیکل ڈیپارٹمنٹ زیادہ مفید اور کامیاب ہے اس طرح جاپان میں نہیں ہے کیونکہ وہاں کے عام یا مقامی گورنمنٹ ہسپتالوں کا انتظام نہایت ہی افضل اور حیرت افزا ہے۔ خاص مسئلہ جو اس ملک میں مشن کا جاری ہے وہ تعلیم اور وعظ کے متعلق ہے۔ ان باتوں پر بڑا غور و فکر کیا جاتا ہے۔ گورنمنٹ مدرسوں کی عمارتیں ایسی عمدہ ہیں اور تعلیم کے سٹینڈرد ایسے اعلیٰ درجہ کے اور خوش اسلوبی سے چلتے ہیں۔ اور کتابیں اور نقشے اور علم طبعی کے آلات ایسے مکمل اور افضل ہیں کہ وہاں کے مشن سکولوں کو ان کے مقابلہ کی تاب نہایت ہی دشوار بلکہ شاید ان کے امکان سے باہر ہے۔ وہاں کا خزانہ ایسا لاتعداد اور بے شمار ہے کہ نادار مشنیں ان کی مقابل نہیں ہو سکتیں۔ مگر وہاں گورنمنٹ سکول دراصل مسیحی تعلیم کے بالکل مخالف ہیں۔ لیکن پھر بھی جاپان کی آیندہ حالت کی امید زیادہ تر یہہ ہے کہ آنیوالی نسل اپنی اخلاقی حس میں اعلیٰ درجہ کی تعلیم یافتہ ہوگی وہاں کے معاملات کو مدنظر کر کے ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ وہاں یہہ کام صرف مسیحی مدرسوں ہی کے ذریعہ سے انجام پا سکتا ہے۔ ایک شخص کی رائے اور تحریک یہہ ہے کہ اس کام کو کرنے کے لئے ہمارے مدرسوں کو موجودہ سالیانہ اخراجات کی بہ نسبت زیادہ بڑھکر خرچ کرنا چاہئے:

چین جاپان اور افریقہ میں بائبل سوسائیٹی کا کام۔ بائبل سوسائیٹی کے صد سالہ فنڈ کی تعداد اسوقت ۲ لاکھ ۲۵ ہزار پونڈ تک پہنچ گئی ہے۔ اس رقم میں سے بہت کچھ وصول ہو گیا ہے اور بہت سی رقوم کا وعدہ دیا گیا ہے۔ گذشتہ سال میں چین کے درمیان سوسائیٹی نے دس لاکھ سے زیادہ جلدیں مقدس نوشتوں کی فروخت کیں اور ۵ ۳ ہزار جلدین مفت تقسیم کیں خصوصاً طلبار کے درمیان۔ ڈاکٹر گرفتھ جان صاحب کہتے ہیں کہ "میرے دل میں موجودہ آخری فتح کا خیال کبھی بھی نہ تھا۔ یہہ ایک تعجب انگیز امر ہے کہ یہہ ملک ہر طرح کے مسیحی کام کے لئے کیسا کھلا پڑا ہے۔ ہر ایک دروازہ وا ہے۔ اور لوگوں کے دل اس پیغام کو قبول کرنے کے لئے ایسے تیار ہیں کہ اس سے پہلے کبھی تیار نہ تھے"۔ جنوبی جاپان میں دو برطانوی بائبل سوسائیٹیوں نے سنہ ۱۹۱۵ء میں ۱۰۲۸۹۶ جلدیں مقدس نوشتوں کی فروخت کیں اور علاوہ ان کے ۲ لاکھ ۳ ۳ ہزار جلدین ان جاپانی سپاہیوں کو دیدیں جو دھاوے پر جا رہے تھے۔ کوکونا کے فوجی ہسپتال میں ساٹھ سپاہی مسیحی ہوئے ہیں جو زیادہ تر ان کتابوں کے مطالعہ سے ایمان لائے ہیں جو بائبل سوسائیٹی نے بڑی فیاضی سے عین موقع کے اوپر تقسیم کر دی تھیں۔ ان ہزاروں سپاہیوں کے درمیان جو مجروح ہو کر واپس آ رہے بہت سے ایسے ہیں جنھوں نے عین دکھ کے وقت انجیل کے پیغام سے حاصل کی ہے۔ پادری جارج لوو صاحب جوہنسبرگ میں بائبل سوسائیٹی کے ایک نئے ایجنٹ ہیں۔ ٹرانسوال اور دریائے اورنج کی بستی میں جہاں وہ کام کر رہے ہیں کامیابی کی بڑی بھاری امید ہے گذشتہ سال میں بائبل سوسائیٹی نے مقدس نوشتوں کی ۸۵۷۰۰۰ سے زیادہ جلدیں شائع کیں یعنی گذشتہ سال سے پہلے سال کی بہ نسبت ۱ لاکھ ۷۰ ہزار جلدین زیادہ۔ ان مشنوں کی فہرست میں جو اب مشن کی مدد کر رہی ہیں بارہ مشنوں کا اضافہ ہوا ہے۔ ۵۰۰ ۳ متفرق قسم کے ترجمے شائع ہوئے ہیں۔ میتھو۔ ویسٹ ریکارڈ

ہندوستان میں اُردُو۔ مدراس سٹینڈرڈ لکھتا ہے کہ لاہور او بزرور کے مسٹر شیخ عبد القادر صاحب نے لندن کے ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن روم میں اس مضمون پر ایک درس پڑھا کہ ہند میں اردو کی کیا حالت ہوگی۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہند کے باشندوں کی ایک نہایت بڑی تعداد کی بول چال اس زبان میں ہے۔ اور ہند کے باہر ایشیا اور افریقہ کے باشندے اگرچہ دراصل اس کا مطالعہ تو نہیں کرتے مگر بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ یہہ بالضرور مدت تک ہند کی افواج کی بولی رہیگی یہہ زبان بڑی خوشگوار اور شیرین ہے۔ مگر ایک بڑی بھاری کسر یہہ ہے کہ اس کے حروف کی کتابت میں بڑی مشکل پڑتی ہے۔ اور یہی سبب اس زبان کی ترقی کی سد راہ ہے۔ ورنہ یہہ زبان ہند کے بہت بڑے حصے کی ایک دیسی زبان ہو جاتی ہم یہہ خیال نہیں کر سکتے کہ کس طرح سے ہندی ہند کی عام زبان ہو سکتی ہے اگرچہ بعض لوگ اس کو اس درجہ تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ ناگری حروف بھی ویسے ہی تکلیف دہ اور لکھنے کے حق میں غیر موزون ہے۔ وہ زبان جو لکھنے کے فن میں نہایت عمدہ ہے بالضرور وہی کامیاب ہوگی۔ مختلف ورنیکلر زبانوں کا حلقہ طبعاً محدود ہے۔ مگر اپنے اپنے حلقہ میں وہ بڑی ترقی کر سکتی ہیں۔ چنانچہ بنگالی اور مرہٹی دراصل ترقی کر رہی ہیں۔ اور یہہ دیسی زبانیں کبھی بھی ضایع نہیں ہو سکتی ہیں۔ یہہ زبانیں برابر جاری رہینگی اور دہقانوں کی اور ہر ایک خاندان کی بولی رہیگی۔ یہہ دلیل ہند کے نہایت ہی حسب حال اور موزون ہے ؛

چاپن ضلع بھامو کو جو تار خبریں جاتی ہیں اس کا نرخ اب کم کر دیا گیا ہے۔ ہندوستان سے سوا روپیہ سے ۱۳ آنہ تک اور ایک روپیہ ۱۴ آنہ سے ایک روپیہ ۲ نرخ ہے۔ لوپٹ اڈ تھر کو تار برقی کیلئے۔ ڈالنی اور نالنوان کے لئے دو روپیہ گئے :

لودیانہ کے ایک سب پوسٹماسٹر

کی فیاضی اور لیاقت۔ قدرت نے کوئی ایسا ہی قانون مقرر کر دیا ہے کہ جب کسی قسم کی سخت وبا دنیا پر آتی ہے تو اکثر مقامات میں خدا ایسے بالیاقت اور خدا ترس اور فیاض آدمی بھی پیدا کر دیتا ہے جو خلائق کی بہبودی اور رفاہِ عام کی خاطر اپنے جان مال سے بھی دریغ نہیں کرتے اور انکو ایسی لیاقت عطا کرتا ہے کہ بڑے بڑے ڈاکٹر اور حکیم بھی اُن کے آگے پانی بھرنے لگتے ہیں۔ اس پلیگ کے ایام میں جو گذشتہ ایک دو ماہ میں لودیانہ کے درمیان بڑے زور سے پھوٹ پڑی تھی ہمارے نہایت مہربان سب پوسٹ ماسٹر برانچ پوسٹ آف اقبال گنج نے جن کا نام نامی بھاگ رائے ہے اپنے آپکو سچ مچ لودیانہ کے نواسیوں کے لئے ایک بھاگ خوش قسمتی کر دکھایا۔ انہوں نے اپنے چار پانچ سال کے جانکاہ تجربہ اور عمل سے طاعون کا ایک نہایت عمدہ اور مجرب نسخہ ایجاد کیا اور اس ایام پلیگ میں صدہا مریضوں کو صحت عطا کی۔ ان کے تجربہ میں ۹۰ فیصدی مریضان طاعون کو فائدہ اور صحت پہنچی۔ شہر میں اور گرد و نواح کے دیہات میں ان کی دوائی نے بڑے بڑے جوہر دکھلائے۔ سنا جاتا ہے کہ شہر کی کمیٹی نے بھی اُن کی اس محنت اور جانفشانی کی قدر کی اور کسی قدر انعام دینے کی تجویز کی ہے۔ کاشکہ ہماری گورنمنٹ ایسے ایسے بالیاقت اور رحمدل اصحاب کی قدر کر کے خواص عوام کو حوصلہ دلا دے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر ہماری دوائی عین ابتدائے مرض میں حسب ہدایت استعمال ہو تو خاطر خواہ ۹۰ فی صدی مریض صحت یاب ہو جائینگے۔ یہہ نہایت ہی حیرت افزا اور مسرت بخش نتیجہ ہے ؛

ملیریا فیور کا باعث

۔ یہہ ایک قسم کا بخار ہے جو باری سے اور لرزہ کے ساتھ آتا ہے اور برسات کے موسم میں اکثر ہوا کرتا ہے۔ یورپ کے ڈاکٹروں اور سائنٹیفک لوگوں کے تجربہ اور مشاہدہ نے بتلا دیا ہے کہ یہہ بخار ایک قسم کے بڑے زہریلے مچھروں کے ڈنگ سے پیدا ہوتا ہے جو نمدار اور گندی جگہوں میں بکثرت ہوتے ہیں۔ یہہ ان کا خیال ہے کہ مچھروں کے نیشوں میں ایک قسم کا ایسا زہریلا ہوتا ہے کہ جب وہ کاٹتے ہیں اور اُن کے نیش سے وہ زہر تندرست آدمی کے بدن میں پہنچ جاتا ہے تو اس سے تپ لرزہ اور سرسام اور دیگر ناساز علامات پیدا ہوتی ہیں ؛

اس کا تجربہ اٹلی کے نہایت ہی نمدار اور گندے مقام میں یوں کیا گیا کہ دو تندرست آدمیوں کو ایسے مقام پر رکھا گیا کہ وہ اس مقام کی ہوا جسمیں ملیریا مادہ بکثرت موجود ہے اپنے اندر سانس کے ذریعہ سے لیں۔ رات کے وقت اُن کو چھپروں کے نیچے رکھا اور مچھروں سے بچنے کے لئے اُن کے گرد پردے تانے گئے۔ اس انتظام سے وہ بخار سے محفوظ رہے اور اہل خیال نے فوراً نتیجہ نکال لیا کہ بخار سے انکا بچ جانا اس لئے ہے کہ مچھروں کے ڈنگ سے وہ بچ رہے۔ پھر انہوں نے اٹلی کی مرطوب جگہوں سے بہت سے مچھر منگائے اور انکو اُن تندرست آدمیوں پر چھوڑا۔ ڈاکٹر ہرڈی صاحب خود انکی تاثیرات کے اندر بارضا آیا۔ ایک دو دن ہی میں ڈاکٹر صاحب بیمار ہو گئے۔ اور ملیریا کے تمام آثار ان پر نمایاں ہو گئے اس سے ڈاکٹروں کی رائے کی تائید ہو گئی ؛

جب اس امر کی اور زیادہ تنقید اور تحقیق کی گئی تو اس تجربہ میں صریح غلطی نظر آئی۔ یہہ ایک واقعی امر ہے کہ بنگال کے ملیریس اضلاع میں ہر ایک خاندان خواہ وہ جنکو مچھروں سے محفوظ رہنے کے لئے پردے میسر ہیں خواہ جو زیادہ تر غریب آدمی ہیں اور جن کو ایسے پردے میسر نہیں آتے سب کے سب رات کے وقت سونے سے پہلے اپنے بدنوں پر سرسوں کا تیل ملتے ہیں۔ اس تیل کی بو سے مچھر نزدیک نہیں پھڑکتے ان دونوں میں سے کسی طریق کو استعمال کرنے سے بنگال کی آبادی کا ۳/۴ حصہ محفوظ رہ سکتا ہے مگر چونکہ معاملہ دیگرگوں ثابت ہے تو کس طرح سے ایک موٹی سی عقل والا آدمی بھی جدید عالموں کی اس ایجاد کو قبول کر سکتا ہے کہ زہریلی قسم کے مچھروں سے ملیریا فیور پیدا ہوتا ہے ؟ ؛

لیکن پھر یہہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ کس طرح سے ایک شخص مذکورہ بالا اِس تجربہ کو تسلیم کر سکتا ہے جو ڈاکٹر ہرڈی صاحب نے خود اپنے اوپر کیا تھا ؟ جیسا مچھروں کے ڈنگ سے ویسا ہی غیر معمولی جوش سے بھی بخار چڑھ جاتا ہے اور اسکی تمام علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ بس ظاہر ہے کہ سائنٹسٹوں کا یہہ خیال بے بنیاد ہے۔ جو شخصی تجربہ پر پورا نہیں اترتا ؛

ایک شخص اپنا تجربہ یوں بیان کرتا ہے کہ سنہ ۱۹۰۱ء سے سنہ ۱۹۰۵ء تک میں بہت ہی کم بیمار ہوا اور اس عرصہ میں ملیریا فیور مجھے بالکل نہیں چڑھا اگرچہ اس عرصہ میں مجھے ایک دو ماہ تک ایسے مقامات میں رہنے کا اتفاق ہوا جہاں ملیریا کثرت سے تھا۔ سبب اس کا یہہ تھا کہ میں ہر تبدیلی موسم میں اسہال کر والیتا تھا اور بڑی خبرداری سے رہتا تھا اور کھانے پینے میں بڑی احتیاط رکھتا تھا۔ میں نے اس عرصہ میں کسی قسم کی دوائی استعمال نہ کی۔ سنہ ۱۹۰۵ء کی اکتوبر کو پھر میرا اتفاق اسی جگہ جانے کا ہوا اور وہاں پندرہ بیس دن رہکر شہر میں آگیا۔ شہر میں آتے ہی میں سخت بیمار پڑ گیا اور ڈاکٹروں نے رائے دی کہ یہہ ملیریا فیور ہے۔ مگر اصلی سبب اس کا یہہ تھا کہ میں نے ابکی دفعہ موقع پر مسہل نہیں کروایا تھا اور اس وجہ سے وہ تمام غلیظ مادے جو موسم کی تبدیلی کے سبب سے جسم میں فراہم ہو جاتے ہیں دور نہیں کئے گئے۔ اور کھانے پینے کی بھی احتیاط

میں خلل آگیا تھا۔ ڈاکٹروں نے مجھے کونین دی مگر اس سے کچھ فائدہ نہوا۔ اور گاہے بگاہے بخار مجھے ستاتا ہی رہا تاوقتیکہ ایورویدک علاج سے میں پھر تندرست ہوگیا۔

اس دیگر اسی قسم کی مثالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مغربی اطبار کا خیال ملیریا کی نسبت غلط ہے اب اس بات پر غور کرنا ہے کہ ہندوؤں کا خیال اس بارے میں کیا ہے۔ ہندو طبابت میں ملیریا کا نام نہیں پایا جاتا۔ وہ تمام علامات جو ملیریا سے منسوب کی جاتی ہیں ہندو طبابت میں صفرا کی افراط تفریط اور ہوا کی تاثیر سے منسوب ہوتے ہیں۔ طرز معاشرت کی بے قاعدگی اور ان پلید ہواؤں اور گاسوں کا جو گندہ جگہوں پر سٹرے گلے پتوں اور پودوں سے پیدا ہوتی ہیں سانس کے ذریعہ اندر جذب کرنے سے پھیپھڑے اور جگر اور معدہ پر بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔ نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ ہاضمہ رفتہ رفتہ کمزور ہوجاتا ہے اور غیر منہضم خوراک سے صفرا اور غلیظ مادہ تمام نظام عصبی میں سرایت کرجاتا ہے۔ اس سے وہ مہلک مرض پیدا ہوتا ہے جس کو طبیب لوگ ملیریا کہتے ہیں۔ اس موقع پر کونین کا استعمال مضر ہوتا ہے کیونکہ اس قسم کی تلخ اور کڑوی چیزیں اگر دیر تک اور زیادہ مقدار میں استعمال کیجاویں تو ان سے خون کے چھلوں کی تعداد میں جو نظام عصبی پیدا ہوتے ہیں کمی ہوجاتی ہے۔ جگر اور معدہ کے عمل پر بڑا خراب اثر ہوتا ہے۔ دل اور پھیپھڑے اور مغز پر بڑا خطرناک اثر پڑتا ہے۔ اور رگوں اور پٹھوں پر بڑی بھاری نکاہت طاری ہوجاتی ہے۔ جس کا نتیجہ موت ہوتا ہے۔

عمر درازی کا بھید۔ عمر درازی کی خواہش ہر فرد بشر کو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہتی ہے وہ چاہتا ہے کہ اس دنیا میں مدت تک رہ کر اس کے مزوں سے خوشیاں مناوے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ مرجانا کسی کو بھی پسند نہیں خواہ وہ اس دنیا میں مصایب اور تکالیف میں ہی کیوں نہ مبتلا ہو۔ مگر درازی عمر فی الحقیقت ایک برکت ہے اور جب اس کے ساتھ آسائش اور آرام ہوں تو وہ مبارک ہے۔ ورنہ جی کا وبال۔ درازی عمر کا ایک لازمی جزو تندرستی ہے۔ مسٹر دادا بھائی نوروجی جو اپنی اسی برس کی عمر میں تازہ وتوانا ہے اور جس نے اپنی ملک کی خدمت بڑی جانفشانی اور تندہی سے کی ہے عمر درازی کے بھید کا یوں بیان کرتے ہیں۔ ایک خالص عمر بناوٹ جسم کی ابتدا ہونی چاہئے۔ کافی سادہ خوراک کی ضرورت ہے۔ کم از کم ایک گھنٹہ تک صاف ہوا میں ورزش کرنی چاہئے۔ کافی ذہنی شغلہ۔ آٹھ گھنٹے سونا۔ زندگی میں کسی عمدہ اور مفید مقصد کا ہونا۔ پاک خیال پاک اقوال اور پاک اعمال کا ہونا۔ کسی قسم کی مے نوشی تمباکو نوشی اور مضر عادت کا نہ ڈالنا عمر کی درازی کے اسباب ہیں۔ اپنے کام میں حتی الوسع کوشش کرو اور صبر سے اس کے نتیجہ کے منتظر رہو۔ اپنی حالت اور کام سے حتی الامکان تنگ مت آؤ کوئی شخص اس دنیا کے غموں سے کلیتہً بری نہیں ہوسکتا۔

اس بزرگ اور خیرخواہ قوم ووطن کی ان نصیحت آمیز باتوں پر سب کو غور وفکر کرنی اور اس کی تقلید سب کو لازمی امر ہے۔

دنیا میں سب سے بڑا نلکا

نیاگرا آبشار کے کینڈین پہلو پر رونٹاریو پاور کمپنی کے پاس ہے۔ یہہ نلکا سراسر اسپات کا بنایا جائیگا سوا میل طول میں اور ۲۰ فیٹ محیط میں ہوگا۔ اسپات کی چادریں جن سے یہہ نلکا بنا ہے ¾ انچہ موٹی ہونگی ان کے جوڑنے میں ۲۰۰ ٹن کیلیں وغیرہ خرچ ہوں گی۔

یورپ میں دس ہزار اشخاص قتل کے جرم میں مجرم ہوتے ہیں اور تین برس سے ایک طرف ایک مجرم عدالت میں پیش کیا جاتا ہے۔

تذکرۃ الحکمائے یونان

ایمپیڈوکلس اور زینو اس کے شاگرد تھے اور سقراط کے ساتھ تو اسکی کا ڈھی آشنائی تھی (پرمنائیڈس ۱۲۷ صفحہ)۔ متقدمین نے ہمیشہ بڑی تعظیم کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے۔ تھیٹیٹس (۱۸۳ صفحہ) میں افلاطون اس کا مقابلہ ہومر کے ساتھ کرتا ہے اور السوفسطائیان (۲۳۷ صفحہ) میں وہ اسکو "اعظم" کے لقب سے ملقب کرتا ہے (مقابلہ کرو ارسطاطالیس مابعد الطبعیات ۱:۵)۔

پرمنائیڈس نے ایک نظم بھی لکھی تھی جس کا اکثر طبعیات کے نام سے اقتباس کیا گیا ہے (ڈائیوگنیس ۳۸۵ صفحہ دفتر ۲) سوئیڈاس اس کا نام فوسیالوگیا (علم طبعی) بتلاتا ہے۔ سکٹس ایمپائرکس بھی کہتا ہے کہ اس نے ایک ہی نظمی کتاب لکھی۔ اس کتاب کے چند ایک پارے سکٹس ایمپائرکس اور سمپلیکوس کی تصنیفات میں ملتے ہیں ان پارجات سے اسکی طرز اور مضامین کا بخوبی موازنہ ہوسکتا ہے۔ اس کے شروع میں ایک تمثیل ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ روح موت کے بعد مدت تک باقی رہتی ہے۔ اور کہ گھوڑے روح کو ایک غیر مستعملہ سڑک پر سے انصاف کے مکان پر لے جاتے ہیں۔ انصاف اس سے وعدہ کرتا ہے کہ میں ہر ایک شے کو تجھ پر منکشف کرونگا اس مقام سے وہ تصنیف کے دو حصے ہوجاتے ہیں۔ پہلے حصہ میں سچائی کے علم پر بحث ہے اور دوسرے حصے میں ایلیائی مدرس کی نیزی آلوجی کی تشریح ہے

"صرف ہستی ہی ہے غیر ہستی نہیں ہے اور نہ خیال میں آسکتی ہے (پارہ ۳۳)۔ یہہ بنیادی اصول ہے جس سے وہ ہستی کی بابت اپنے تمام مافی الضمیر مستخرج کرتا ہے۔ ہستی نہ تو آغاز ہوسکتی ہے اور نہ ختم ہوسکتی ہے کیونکہ وہ نہ تو غیر ہستی سے آتی ہے اور نہ غیر ہستی ہوسکتی ہے

یہہ نہ تو کبھی تھی اور نہ کبھی ہوگی بلکہ بلاتقسیم موجود ہے۔ یہہ غیر منقسم ہے کیونکہ یہہ وہ ہے جو وہ ہے۔ اور ہر جگہ مساوی ہے۔ اور کوئی ایسی شئے نہیں جس سے وہ منقسم ہو سکتی۔ وہ غیر متحرک۔ فی نفسہ مکمل۔ ہر مقام پر مشابہ ہے اور ایک نہایت ہی گول شئے سے مشابہ دیجا سکتی ہے جو ہر کرہ سے ہر سمت کو فی نفسہ مبسوط ہے۔ علاوہ ازیں خیال ہستی سے علیحدہ نہیں ہے کیونکہ یہہ ہست شئے کا خیال ہے۔ پس صرف وہی علم سچائی رکھتا ہے جو تمام اشیاء میں اس ایک غیر متبدل ہستی کو ہمارے سامنے ظاہر کرتا ہے اور یہہ عقل (ریزن) ہے۔ برعکس اس کے حواس جو ہمکو اشیاء۔ موج۔ بربادی اور تبدیل کی کثرت دکھلاتے ہیں وہ تمام غلطی کا مخرج ہیں؀

باوجود اس کے پرمینائیڈز اپنی نظم کے دوسرے حصے میں یہہ بتلاتا ہے کہ طریقۂ اظہار عامہ کے ذریعہ سے دنیا کی تشریح کس طرح ہو سکتی ہے۔ اصلمیں ہستی ہی صرف موجود ہے۔ انسان کی رائے اس کے علاوہ غیر ہستی کو بھی متعین کرتی ہے اور اس طرح تمام اشیاء کی تشریح دو عناصر سے کرتا ہے جنمیں سے ایک تو ہستی کے مثیل ہے اور دوسرا غیر ہستی کے۔ یعنی روشنی یا آگ اور رات یا تاریکی جو بھاری اور سرد ہے جس کو پرمینائیڈز زمین بھی کہتا ہے۔ تھیوفریسٹس کے بیان کے بموجب اس نے اول الذکر عنصر کو فاعلی اصول قرار دیا ہے اور دوسرے کو مفعولی اصول۔ مگر ان کے ساتھ ہی ایک دیوی کو بھی متعین کرتا ہے جو تمام اشیاء کی رہنمائی کرتی ہے۔ وہ یہہ بتلاتا ہے کہ ان قیاسات کو مدنظر رکھکر ہم کس طرح سے دنیا کے ماخذ اور بناوٹ کو معلوم کر سکتے ہیں مگر ان تشریحات میں سے چند ہی تشریحیں ہمارے ہاتھ لگی ہیں۔ اس کا بیان ہے کہ عالم اس طرح بنا ہے کہ زمین مرکز میں ہے اور مختلف کرہ اس کے گرد فراہم ہیں اور آسمان کے مستحکم محراب سے ناپا جاتا ہے۔ ان کرون میں سے بعض روشن ہیں اور

مشن فیلڈ

بنگلور کے بشپ صاحب جو گذشتہ ماہ اکتوبر میں فرلو پر انگلینڈ کو گئے ہوئے تھے اب اپنے علاقہ میں واپس آگئے ہیں؀

فلاڈیلفیہ واقعہ امریکہ کے جان ونامیکر صاحب نے انٹرنیشنل وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کو ایک لاکھ ڈالر دیا ہے (۳ لاکھ روپیہ) کہ پیکنگ اور سیول اور کیوٹو میں اس سوسائٹی کے ہیڈکوارٹر کی عمارتیں بنائی جائیں انہوں نے اس سے پہلے کلکتہ اور مدراس کی ایسوسی ایشون کو بھی روپیہ دیا تھا؀

تجویز اور تحریک دیگئی ہے کہ ۹ جولائی کو کل سلطنت ہند میں بچوں کو ترغیب دیجاوے کہ ۹ جولائی ۱۸۰۳ء کے اتوار کی یادگاری میں چندہ اور نذرانے دیں جبکہ سب سے پہلی دفعہ ہند کے درمیان ٹیلکس اور ولیم کیری اور جان فیر تندیئر صاحبان نے سیرامپور کے درمیان اس کام کو شروع کیا تھا؀

ڈاکٹر کسکر صاحب کی رپورٹ بابت ۱۹۰۴ء سے معلوم ہوتا ہے کہ شولہ پور اور دشر انتی پور میں مشن کا کام بڑی خوش اسلوبی اور سرگرمی سے چلتا ہے۔ اس مشن کے کام کے دو حصے ہیں ایک تو شفاخانہ کے متعلق ہے جسمیں دو میڈیکل لیڈیز نے ڈاکٹر صاحب موصوف کی خوب امداد کی۔ مردوں عورتوں اور بچوں کا علاج اور کوڑھیوں کا علاج بخوبی ہوا۔ اس سال میں ان کی دختر صاحبہ جوان لیڈیوں میں سے ایک ہے اور نیز مس فس صاحبہ امریکہ کو چلی گئی ہیں۔ مدراس واقعہ وردوا دا۔ سنڈے سکول لڑکوں اور لڑکیوں کے ارضی سکول بڑی کامیابی سے چلتے ہیں؀

اب مدراس میں بھی روحانی بیداری کے جلسے شروع ہوگئے ہیں چنانچہ ۵ جون سے ۱۰ جون تک اس قسم کے جلسے ہر روز ساڑھے چھ بجے شام کو ہوتے رہے۔ بڑی پرتاثیر وعظیں اور نصیحتیں اور روح القدس کے پرتاثیر کاموں اور اس کے نزول روحانی زندگی کے متحرک ہونیکی بابت دعائیں ہوتی رہی ہیں۔ ان جلسوں میں خاصکر پادری ڈی۔ ڈیوڈ صاحب نے بڑا اور سرگرم حصہ لیا۔ بڑے دلسوز اور حرکت دینے والے گیت بھی ہوتے رہے۔ حاضرین جلسہ کی تعداد خاصی اور تشفی بخش تھی۔ روحانی فایدہ کی ان جلسوں سے بڑی بھاری امید ہے؀

دلچسپ معلومات

بال کسطرح بڑھتے ہیں۔ یہہ عجیب بات ہے کہ لڑکوں کے بال لڑکیوں کے بالوں کی نسبت ½ گنا کم بڑھتے ہیں۔ لڑکوں کے بال ہمیشہ چھ برس میں اوسطاً ۳ فیٹ ۳ انچ بڑھتے ہیں یعنی فی یوم ۰.۱۸ انچ۔ اکیسویں اور چوبیسویں برسوں کے درمیانی عرصہ میں آدمی کے بال دیگر عرصوں کی نسبت زیادہ سرعت کے ساتھ بڑھتے ہیں۔ مژگان ایک ہفتہ میں ۰.۰۴۲۹ انچ بڑھتی ہیں اور تب اسکی حیات ۱۰۰ سے ۱۵۰ دنوں تک کی ہوتی ہے۔ یعنی اس عرصہ کے بعد جھڑ جاتی ہیں۔ کیمرہ شیشے کے ذریعہ سے پپوٹوں کی حرکت کی پیمایش کی گئی ہے اور یہہ دریافت ہوا ہے کہ چار سکینڈ میں بیس دفعہ حرکت کرتے ہیں؀

چینیوں کی آواز میں دو نوٹ نہیں ہوتے اور اسکی معیار صورت میں ۸ کی بجائے ۶ نوٹ ہوتے ہیں یعنی چوتھا اور ساتواں نوٹ معدوم ہیں؀

مسمی ایم۔ مورل صاحب نے تجربہ سے ثابت کردیا ہے کہ بہت پانی پینے سے بجائے زیادہ ہونے

سے آدمی کا وزن کم ہوتا ہے اور آدمی موٹا تازہ نہیں بلکہ دبلا ہو جاتا ہے ؛

ناروے کی کھاڑیوں میں ایسا شفاف پانی ہوتا ہے کہ اڑھائی انچ گول شے ۱۵۰ فیٹ کے عمق سے بخوبی نظر آتی ہے ؛

مراسلات

مکرم معظم ایڈیٹر صاحب نور افشان

زاد عنایتکم - مزاج مبارک - مضمون ذیل کو درج اخبار فرماکر مشکور و ممنون فرمائیں مشاہدہ و تجربہ سے یہہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ خدا تعالی کی ہر ایک چیز پیدا کردہ میں کچھ نہ کچھ اثر ہے - ایسا ہی انسانی تحریر و تقدیر میں بھی پایا جاتا ہے - خواہ اُس کا اثر نیک ہو یا بد ہو جیسا کہ زبان عربی میں یہہ مثل مشہور ہے "الصحبت تاثراً" یعنے رفاقت کرنے سے ضرور ہی اثر ہو جاتا ہے - لہذا یہہ بات پایۂ ثبوت کی محتاج نہیں - ہر ایک صاحب دانش سر تسلیم خم کرتا ہے -

پس اس مقام پر یہہ سوال پیدا ہوتا ہے - کہ مسیحی بزرگان نے مرزا قادیانی کی روح کی بھلائی کے لئے - جو اس قدر بذریعہ تحریر و تقدیر بجان و دل کوششیں کیں - کہ اُسے حیات ابدی کی پہچان حاصل ہو - کیا وہ سب کی رائیگاں گئیں - اور اُنکا اُس پر کچھ بھی اثر نہوا - یہاں تک بزرگان دین مسیحی نے نا امید ہو کر اُس کے لئے لمبی رسی چھوڑ دی ہے - میرے خیال میں مسیحیوں کو ایسا گمان مولوی قادیانی کی نسبت کرنا نہ چاہئے - بیچارہ کیا کرے - ناک رکھنی تو ضرور ہے - اگر آج وہ اپنی غلطیوں کو واپس لیوے تو مریدان خوش اعتقاد کا کچھ نہیں رہتا - اور جناب کی دوکانداری کا کارخانہ درہم برہم ہو کر ملک عدم کو سدہار جاتا ہے - واقعی اس بات کو ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ جناب کی ناک بذریعہ مریدان اعظم قائم ہے ورنہ آپ تو کب کی توبہ کر لیتے - میرے بزرگ والد صاحب ایک حکایت بیان کیا کرتے ہیں - جو ٹھیک ہمارے مطلب کو حل کرتی ہے اور ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج کیجاتی ہے "ایک دفعہ میاں ابلیس جسکو عام لوگ شیطان کہتے ہیں - دلمیں غور و تفکر کرنے لگا - کہ در حقیقت میں تو بڑا گنہگار اور شرارت میں اول نمبر ہوں - گویا شرارت کا وجود میرے ہی سے موجود ہے روز محشر مجھ سا کوئی عذاب سخت نہ پائیگا - ابدی عذاب جہنم میرا حصہ ہوگا اے ناظرین اخبار ہذا ایسے خیالات نے اُسے گھیرا دیا - حضرت آدم کی قبر کیطرف دوڑا - یہہ سوچکر کہ اُسی کو سجدہ نکرنے کے باعث اس درجہ کو پہنچا ہوں - اگر وہاں پر سر بسجود ہوں - تو ضرور خدائے رحیم و قادر میرے گناہ کو معاف فرماویگا اور وارث جنت بن جاؤنگا - راستہ میں میاں شیطان کے شاگرد ملے - انہوں نے کہا اے ہمارے پیشوا آج ایسی گبراہٹ میں کیوں مبتلا ہو - اور کدھر بھاگے جاتے ہو - وہ کار اہم جسکے باعث جناب کا رنگ اُڑ رہا ہے - بندگان کو ارشاد ہو - فوراً تعمیل ہوگی - بسپر میاں شیطان نے اپنے دلی راز کو صاف صاف بیانکر دیا وہ بھی اُس کے ہمرکاب ہو لئے - مزار آدم کیطرف دوڑے اتفاقاً راہ ہی میں میاں شیطان کا ایک رکن اعظم ملاقی ہوا - اُس نے اپنے استاد کو پکارا - اے استاد - اے پیر و مرشد تاریکی کجا میروی ؟ جوابدیا کہ اے مخلص مرید آدم کی قبر کو سجدہ کر - تاکہ روز آخیر ہم سب عذاب دوزخ سے رہائی پائیں - مخلص مرید نے کہا یا حضرت ذرا توقف فرمائے - اور میری ایک درخواست کو باہوش سن لیں - تب جیسا خیال شریف میں آئے کریں - میاں شیطان معہ مریدان ٹھہر گئے تب مخلص مرید یوں کہنے لگا - اپنی اور ہمارے ناک رکھہ یہہ بات تو سچ ہے - وہ خدائے رحیم و کریم ہے اور اگر ہم بصدق دل توبہ کریں علاوہ سجدہ قبر آدم کے لئے اس کے قدوس بیٹے کو بھی مان لیویں - وارث جنت تو بن جاینگے لیکن وہاں بھی نک کٹے ہی کہلاوگے - بس اپنی ناک پر ہاتھہ پھیر کر سوچ لو - اور نتیجہ مناسب معلوم ہو کر لو - میاں شیطان کو جب ناک کی سوچ پڑی تو سجدہ سے باز آئے اور اپنے کام کو سرگرمی سے انجام دینے لگ گئے" یہی حالت ہمارے معزز مولوی غلام احمد قادیانی کی ہے - چونکہ ہم مسیحی ہیں - اور اُنکی راہ میں خار و کوہیں رنجیدہ رہتے ہیں اس لئے بغیر نصیحت کئے رہ نہیں سکتے - اے مرزا یاد رکھہ اُس دن یعنے بوقت حساب نکوئی تیرا مرید کام آئے گا نہ کوئی تیری پیاری عورت مدد کریگی - اور نہ ہی تیرا فرزند دلبند تیری امداد کرے گا - صرف سارا وبال تیری جان پر ہوگا - دیکھہ آج وقت ہے اپنے کسی مخلص مرید کا کہا مان - بلکہ اُس نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح کو قبول کر لے - جو اُس دن تیری حمایت کرے - دیکھہ وہ رحیم و کریم ہے اگرچہ تو نے اُسکی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا - لیکن اُس نے تجھے کبھی ملامت نہیں کی بلکہ تیرا آجتک محافظ رہا - پس جلد توبہ کر تا ایسا نہو کہ وہ اپنی شفقت کا ہاتھہ تجھہ پر سے جیسا کہ اس نے زمین سے پھر اُٹھا لیا تھا اٹھا لیوے اور تو بحر گناہ میں غرقاب ہو کر ہلاک ہو جائے - فقط

راقم

مرزا غلام احمد قادیانی کا روحی خیرخواہ پادری یعقوب مسیح متعام جموں ؛

انگلینڈ اور ویلز میں فی ایک لاکھ لڑکیوں اور لڑکوں سے ۶۸۱۹ میری (مریم) ہیں اور ۶۵۹۰ ولیم ؛

ریاست چمبہ میں ماتم

کیوں گلی کوچوں میں اے چمبہ تیرے ماتم ہی آج
گذر گیا ہے کون عالی جاہ کس کا ماتم ہے آج
کس کے مرنے نے زمانہ کو تہ و بالا کیا
رنج میں ہے کل رعیت موت تونے کیا کیا
کیسا ہیبت ناک ہے ہر کام تیرا اے اجل
کس قدر بدنام دیکھا نام تیرا اے اجل
پھول سے چہرے سبھوں کے یک بیک کملا گئے
کون سی آئی ہوا جس سے سب مرجھا گئے
یہہ جوانی اور مرنا سخت تر افسوس ہے۔
ہم سبھوں کو چھوڑ جانا سخت تر افسوس ہے
کل جو تھا موجود سب میں آج وہ معدوم ہے
کل جو تھا زندہ سلامت آج وہ مرحوم ہے
خود شفاخانہ بنایا آپ خود وہ مرگیا
داغ مرگ نوجوانی سب کے دل پر دہر گیا
جو خدا چاہے کرے کچھ بس نہیں انسان کا
مہمان دنیا میں ہے یہہ آدمی کچھ آن کا
لطف عیسیٰ آسماں سے حامی و غمخوار ہو
غمزدہ ہیں بہت سارے تو ہی سب کا یار ہو

۱۰ جون ۱۹۰۵ء کو جب یک بیک شہر چمبہ کے کل بازار اور دفاتر بند ہوگئے تو ہر خاص و عام کی آنکھ از خود پرنم ہوگئی کیونکہ ہر ایک کو معلوم ہوگیا کہ آج ہماری ریاست کی رونق چلی گئی کیونکہ ہمارے مہربان اور ہردل عزیز راجہ شیام سنگھ صاحب بہادر اس سرائے فانی کو ترک کرکے عالم جاودانی کو کوچ کر گئے کون اس وقت کی حالت کو بیان کر سکتا کوئی گھر نہ تھا جسمیں سے آہ نالہ کے نعرے نہ اٹھتے تھے کوئی آنکھ نہ تھی جس سے آنسوؤں کی ندیاں نہ بہتی تھیں جس وقت ان کا جنازہ گذر رہا تھا ہر جگہ عورتوں کے جھنڈ جمع تھیں بیٹھی تھے اور آٹھ ہزار سے زیادہ آدمی جنازے کے ہمراہ آہیں کھینچتے جارہے تھے کیونکہ ریاست بھر میں کوئی ایسا شخص نہ ہوگا جس نے آپ کے دست کرامت سے بخشش حاصل نہ کی ہو۔ ایسے فیاض طبیعت تھے کہ کل ہندوستان میں الکا ثانی نظر نہیں آتا ایام طفولیت میں ہر قسم کی ورزشی کھیل میں لاثانی تھے۔ شکار کھیلنے میں ایسے ماہر کہ بڑے بڑے شکاری ان کے نشانہ کو دیکھکر حیران رہ جاتے تھے۔ عمارات کا آپکو بڑا شوق تھا شہر بالکل نیا کردیا عالیشان محل بازار سپاہیوں کی بارگیں آہنی پل اور ایک بہت عالیشان شفاخانہ اپنے نام پر بنوایا یہہ ایسی چیزیں ہیں جو ابد تک انکی یاد میں قایم رہینگی۔ خصوصاً مسیحیوں پر بہت ہی مہربان تھے جن کے لئے آپ نے ایک عالیشان گرجا تعمیر کردیا جس کے نیو کا پتھر اپنے دست مبارک سے رکھا لیکن افسوس جب افتتاح کا وقت آیا آپ کی طبیعت علیل تھی آپ نے بڑی عنایت سے وعدہ فرمایا کہ پھر کسی وقت رونق افروز ہونگے لیکن افسوس اجل نے جو ہر ایک کا آخری دشمن ہے وعدہ وفا نہ کرنے دیا۔

آپ کی کس کس باتوں کو یاد کریں اب آخر میں خاکسار کی یہی دعا ہے کہ خداوند مسیح جو کامل تسلی دینے والا ہے کل شاہی خاندان ان کو اور نیز کل رعیت کو جو رنج و غم سے تڑپ رہے ہیں اپنی روح پاک سے تسلی دے تاکہ ہم سب بھی اس آخری دن کے لئے تیار ہو جاویں۔ (ایک پہاڑی)

ریل گاڑی کی آہنی پٹری تخمیناً ۱۶ سولہ سال اور پولادی چالیس ۴۰ سال تک چلتی ہے۔

۱۸۱۱ء میں قرص خورشید پر صرف دو ہی داغ دکھائی دیتے تھے وہی ۱۸۷۰ء میں ۱۱۴ تک نظر آنے لگے۔

عیب نہ لگاؤ کہ تم پر بھی عیب لگایا جائے

۹ جون ۱۹۰۵ء کے پرچہ نور افشاں میں ایک مضمون میری نظر سے گذرا جسمیں نامہ نگار نے بڑے جوش سے ظاہر کیا ہے کہ "چمبہ کی کلیسیا نیند غفلت میں پڑی ہے اور حالانکہ چالیس برس سے چمبہ میں مشن کا کام جاری ہے لیکن ترقی نظر نہیں آتی" نہ معلوم نامہ نگار کو یہہ تجربہ کہاں سے حاصل ہوا میرا خیال ہے شاید کسی گوشے میں بیٹھ کر کوئی خواب دیکھا اور نیند غفلت سے بیدار ہوکر مضمون لکھ مارا اور یہہ نہ سوچا کہ کوئی خواب ہے یا درحقیقت واقع ہے۔ میرے خیال میں نامہ نگار کوئی نہ تجربہ کار اور کلیسیا کی حالت سے بالکل ناواقف شخص ہے چمبہ کی کلیسیا میں کوئی ایسی خاص غفلت نہیں ہے البتہ میں یہہ تو نہیں کہتا کہ وہ کامل ہے لیکن یہہ دلیری سے کہونگا کہ مردہ بھی نہیں ہے جیسے کہ آپ کا خیال ہے ہر جگہ اور ہر کلیسیا میں کوئی نہ کوئی کمزوری ضرور ہوتی ہے خداوند مسیح کے کل بارہ شاگرد تھے انہیں بھی ایک یہودا اسکریوطی تھا تو کیا ہم کل کو برا کہہ سکتے ہیں اگر ایسے کہیں تو حیف ہے ہماری سمجھ پر ہاں چمبہ میں ضرور چالیس برس سے کام جاری ہے لیکن آپکو معلوم بھی ہے کہ کتنا کام ہو رہا ہے چمبہ کی کل مسیحی جماعت کل چمبہ ہی کے باشندے ہیں اور نہ صرف مشن کے ملازم بلکہ ریاست کے ملازم ہیں اور بعض اپنا کوئی پیشہ کرتے ہیں۔ اگر کوئی زیرک غور سے دیکھے تو اسکو معلوم ہو کہ چمبہ میں بفضل خداوند مسیح کیسا اس کا جلال ظاہر ہو رہا ہے۔ نہ صرف مشن کے ملازم کام کر رہے ہیں بلکہ وہ بھی جو ریاست کے ملازم ہیں جب انہیں جہاں کہیں موقع ملتا ہے تو اپنے نجات دہندہ کا جلال ظاہر کرتے ہیں۔

اگر کلیسیا مردہ ہوتی تو کیوں مرحوم راجہ شیام سنگھ ان کے لئے عبادت گاہ بنواتے لیکن مسیحیوں کے کسی محبت

نے یہہ نیک سلوک اُنسے کروایا جو ایک بڑا ثبوت عیسائی خوش حالی کا ہے میں اس پر بہت کچھ لکھ سکتا ہوں لیکن میرے خیال میں ایسی تحریر فضول ہے اور میں نہیں چاہتا کہ نامہ نگار کی طرح بے فائدہ کاغذوں کو سیاہ کروں آخر میں میری عرض یہہ ہے کہ جب آپ کچھ تحریر کریں تو سوچ سمجھکر لکھا کریں اور کسی پر بے فایدہ عیب نہ لگائیں ؃

راقم ایک پہاڑی

مسیحی قوم کی حالت ناداری

بخدمت شریف ایڈیٹر صاحب اخبار نور افشان

تسلیم ؃

مثل مشہور ہے کہ نقارخانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے!

نور افشان مطبوعہ ۱۹ مئی ۱۹۱۰ء کے کسی کالم میں مسیحی قوم کی حالت ہند میں بیان کی گئی ہے راقم اخبار لکھتے ہیں کہ صرف مسیحی قوم ہی ہند میں بے سروسامان ہے۔ اور کہ سرکار دولت مدار نے بار ہیں ہندو مسلمانوں کو زمین دی ہے گر مسیحیوں کی طرف بالکل توجہ نہیں کی اگرچہ کچھ کی بھی ہے پر وہ بھی مشنریوں کی معرفت جس سے عیسائیوں کو بہت ہی فائدہ کم ہوا ہے اور یہہ تو ایسا ہی معاملہ ہے جیسا نادان بچہ کو کوئی شمعیائی کا لالچ دیکر پھر اس سے چھپالے اور وہ نرا تاہی رہ جائے اور ایسا ہی کچھ عیسائی قوم کا حال اس ملک میں دکھائی دیتا ہے اگرچہ نہر چناب میں بعض گاؤں مثلاً نیگس آباد۔ مارٹن پور۔ منٹگمری والہ۔ عیلی نگری۔ وغیرہ مسیحی آبادیاں دیکھتے ہیں پر یہہ تو آٹے میں نمک بھی نہیں ہیں آجکل مردم شماری کے لحاظ سے مسیحی قوم اس ملک میں قریباً ½ تھائی سے ہے ـ لیکن غریب بے جائداد بے سروسامان بے مالک اور بحالت خانہ بدوش ہے اور اس قدر حیثیت نہیں رکھتی کہ مثل دوسری قوموں کے اپنے کام سنبھالے۔ آجکل آریاؤں۔ ہندوں مسلمانوں وغیرہ کے اپنے کالج۔ مدرسے۔ مندر۔ مسجدیں ہیں لیکن مسیحی قوم ابتک امریکہ۔ انگلینڈ وغیرہ کی دستنگر ہے اور اگرچہ لوگوں کو معلوم بھی ہے کہ ہم اپنے فرضوں کو دیکھیں لیکن بحالت ناداری معذور ہیں۔ نصف صدی سے مسیحی مذہب نے ہند میں قدم جمائے ہیں پر اگر دینی کاموں کی بابت بغور دیکھا جائے تو ایک کام سلف سپورٹ ابتک تسلی بخش کسی جگہ نظر نہیں آتا جب لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ اپنی روٹی سے انجیل کی خدمت کرو اور کرواؤ اور پاسبانوں کو بطور سلف سپورٹ رکھو تو چلا اٹھتے ہیں کہ ہائے یہہ کیا اپنے کو روٹی نہیں ملتی پھر پاسٹر کی گنجائش کہاں سچ ہے گھر میں جب دانے ہوں بھیک کون مانگتا ہے!

اگر سرکار عالیجناب فیض مآب چو تعائی نظر بھی اس قوم کی طرف کرے اور جہاں جہاں نئی آبادیاں قائم کی جاتی ہیں ساتھہ ہی مسیحی قوم کو یاد فرمایا جائے تو امید ہے کہ اس قوم کی بنیاد اس ملک میں قائم ہو جائیگی ہمارے بادشاہ معظم کا ایک لقب حامئے دین ہے۔

ایک اور بات سرکار کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ مسیحی قوم بڑی محنت کش اور فن زراعت میں خاصہ درک رکھتی ہے میں جانتا ہوں کہ دوسری قومیں اس بارے میں مخالفت تو کرینگی وہ نہیں چاہینگے کہ عیسائی لوگ مالک ہو جائیں اور مسیح کا راج پھیلے لیکن سرکار عالیہ کو ایسی مخالفتوں کی کیا پرواہ ہے - ہم جملہ مسیحی اہل ہند و پنجاب باداب گذارش کرتے ہیں کہ سرکار کوئی ایسا اعلان جلد کرے جس سے اس قوم کی حوصلہ افزائی ہو سنا جاتا ہے کہ آجکل نئی نہروں کی تجویزیں اس ملک میں ہو رہی ہیں۔ پس امید غالب ہے کہ گورنمنٹ مہربان مسیحیوں کی حالت پر رحم کریگی۔ اور خدا عزوجل شانہ اس سلطنت کو دن دونی اور رات چوگنی طاقت عنایت کرے اور مسیح یسوع جو سلطان السلاطین ہے اس سلطنت کو دشمن کے خوف سے ابدالآباد بچائے رکھے آمین ثم آمین ؃

راقم

بوٹا مل مسیحی واعظ۔ مانانوالہ

پرسبٹیرین مشن کے نئے مریدوں کا جلسہ کھنہ میں

جناب ایڈیٹر صاحب سلامت تسلیم۔ ان چند سطروں کو اپنے اخبار نور افشان کے کسی گوشہ میں درج کیجئے عین نوازش ہوگی ؃

واضح ہو کہ کھنہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ یہاں ایک امریکن مشنری پادری اسٹے۔ پی نیوٹن صاحب بہادر رہتے۔ اور اپنا کل کام پنجابی زبان میں کرتے ہیں صاحب پنجابی ایسی صاف بولتے اور پڑھتے ہیں کہ کیا کوئی پنجابی بولیگا۔ جب جب میں صاحب کو بولتے اور پڑھتے سنتا ہوں تو انکی زبان سے پنجابی ایسی شیرین معلوم ہوتی ہے کہ مجھے پنجابی سیکھنے کا کمال شوق ہو جاتا ہے۔ صاحب بہادر اور یہاں کے بھائیوں کی صلاح ہوئی کہ ایک جلسہ نئے مریدوں اور متلاشیان حق کا کریں جس میں کل نئے مرید اور متلاشی حق جو کھنہ کے علاقہ میں رہتے ہیں بلائے جاویں۔ بھائی گوردت سنگھ پٹیالہ ریاست کے ایک قصبہ لسی میں کام کرتے ہیں۔ یہہ بھائی حلیم ۔ مجھتی۔ ملنسار۔ اور بڑے لائق ہیں۔ اسی قصبہ میں ہماری مشن کا بھی کام ہے جسکی وجہ سے مجھے اکثر وہاں جانا پڑتا ہے۔ اور ان ہی کے مکان پر ٹھہرتا ہوں وہ مجھے از حد پیار کرتے ہیں۔ اپنے سگے بھائی کی طرح سمجھتے ہیں۔ جب اس جلسہ کا انتظام ہوا۔ تو انہوں نے ایک خط مجھے لکھا جسمیں کھنہ کے جلسہ کی خبر اور میری دعوت اس جلسہ کے لئے اور یہہ درخواست کہ ایک وعظ طیار کرتے لادیں۔ آپ کا وعظ جلسہ میں ہوگا۔ میں اس دعوت

کو منظور کر کے اکتیس مئی ۱۹۰۵ء کو چل دیا۔ سرہند میں بھائی گوردت سنگھ معہ خاندان کے موجود تھے۔ میں اُنکے ہمراہ لکھنہ میں گیا۔ وہاں بھائی کنہیالال اور پادری اَی۔ پی نیوٹن صاحب سے ملاقات ہوئی۔ جلسہ کا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد تھا جس میں بھائی گوردت سنگھ۔ بھائی کنہیالال اور بھائی یوسف تھے۔ اس کمیٹی کا انتظام بہت اچھا تھا۔ اس کمیٹی نے پانچ کھانے جلسے کو دیئے ایک دال روٹی۔ دو گوشت روٹی۔ ایک میٹھا پلاؤ۔ اور ایک نمکین پلاؤ۔ ہر ایک صبح سب کو شربت پلایا جاتا تھا۔ ایک بات جو میرے ناپسند تھی سو یہہ تھی کہ ایک روپیہ کی تمبا کو فضول خرچ کی گئی۔ کل خرچ جو اس جلسہ میں ہوا قریب چونتیس ۳۴ یا پینتیس ۳۵ روپیہ صرف ہوئے۔ یہہ مشن کا صرف نہیں ہوا۔ بھائیوں نے اپنے چندہ سے خرچ کیا۔ اس کمیٹی نے میری حد سے زیادہ خاطر کی میں اُن کا دل سے شکر گذار ہوں۔ عبادتیں دو روز ہوئیں سنیچر تیسری اور اتوار چوتھی جون کو۔ ہر روز تین عبادتیں ہوتی تھیں۔ سنیچر سات بجے عبادت ہوئی پہلا وعظ میرا تھا اعمال پہلا باب آٹھویں آیت سے (لیکن جب روح القدس تم پر نازل ہوگا۔ تو تم قوت پاؤ گے۔ اور یروشلم۔ اور تمام یہودیہ۔ اور سامریہ میں۔ بلکہ تمام زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہونگے) میرے بعد پادری جاتی رام صاحب نے خط قلسیوں کو دوسرا باب چھٹی اور ساتویں آیت کے پہلے حصہ پر واعظ کیا۔ (پس جسطرح تم نے مسیح یسوع خداوند کو قبول کیا ہے اُس طرح اُسمیں چلتے رہو۔ اور اُس میں جڑ پکڑتے اور ترقی کرتے جاؤ) نو بجے دن کے سرسکول کے تین طالب علموں نے وعظ کیا۔ بھائی نبی بخش بھائی کرپا۔ بھائی پطرس ؛

شام کے چھ بجے بھائی گوردت سنگھ نے اس مضمون پر وعظ کیا۔ (خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا۔ کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا۔ تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے)۔ یوحنا ۳ باب ۱۶ آیت

اتوار کے سات بجے پادری۔ ای۔ پی نیوٹن صاحب نے وعظ کیا اور عشاء ربانی کے اصل مطلب اور عوض کو خوب سمجھا دیا۔ نو بجے پر عشاء ربانی کی پاک رسم مانی گئی اس موقعہ پر بھی صاحب نے تھوڑا وقت مجھے دیا میں نے بیان کیا کہ مسیح کس طرح ہماری روٹی ہے اور اُس کا لہو دائیں ہے۔ اور اُس کو کسطرح کھائیں اور اُس سے کیا فائدہ ہوتا ہے ؛

ایسے ایسے جلسوں سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے ہمارے نئے مریدوں کو تقویت ملتی ہے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ ہم دیگر لوگوں اور انگریزوں کی پنچایت میں شامل ہوگئے اس وقت بڑے پادری اور بڑے بابو اور خاص کر پادری نیوٹن صاحب ان غریب عیسائیوں کے ساتھ زمین پر بیٹھکر اور مٹی کی رکابی میں کھاتے اور مٹی کے آب خورے میں پیتے۔ ایسے جلسے پٹسٹ مشن میں بھی ہوتے ہیں۔ اُن کے یہاں راجپورہ کے علاقہ کے عیسائی اپریل میں جمع ہوئے تھے۔ یہاں پر بھی ہمارا کام ہے۔ بھائی ہنٹری میشن نے یہہ جلسہ کیا تھا۔ اور مجھے بھی بلایا تھا۔ راجپورہ میں صرف چالیس حاضر ہوئے۔ پر لکھنہ کے جلسہ میں قریب اسّی کے حاضر تھے اور آنہ سکے۔ اس واسطے کہ بعض جگہ سے کھلیاں نہیں اٹھی تھیں۔ لکھنہ کے جلسہ میں پانچ بپتسمہ بھی ہوئے۔ یہہ لوگ کئی مہینوں سے تیار ہو رہے تھے۔ صاحب نے اِن کو خوب جانچ کے بپتسمہ دیا۔ یہہ جلسے ہماری مشن میں بھی ہونے چاہیئے جس سے ان کمزور عیسائیوں کو بڑی مدد ملیگی۔ اور وہ جانینگے اور دیکھینگے۔ کہ انگریز بھی ہماری برادری میں شامل ہیں۔ اگر نزدیک نزدیک کی ششنیں آپس میں چندہ کر کے ایک درمیانی جگہ میں سال میں ایک دو دفعہ جلسہ کیا کریں اور اُن کو روحانی اور جسمانی خوراکیں کھلاویں۔ تو اس سے نئے مرید بہت پکے عیسائی ہو جاوینگے خداوند مسیح بھی جو اُن کے پاس آتے تھے اُن کو جسمانی اور روحانی خوراکیں کھلاتے تھے لکھنہ کے علاقہ میں میں نے ایک اور خوبی کی بات دیکھی۔ اور وہ یہہ ہے۔ کہ وہ جو عیسائی ہوتے ہیں اُن کو یہہ تعلیم دی جاتی ہے۔ کہ وہ چوہڑوں سے علیحدہ ہو جاویں۔ اور اُن کے ساتھ نہ حقہ پئیں اور نہ کھانا کھاویں۔ ایسا کرنے سے عیسائیوں میں زیادہ پختگی ہو جاتی ہے اور ایک عیسائی قوم بن جاتی ہے۔ اور جب تک وہ اپنی پچھلی قوم میں ملے رہتے ہیں۔ تو عیسائی قوم ظاہر نہیں ہوتی اور نہ بن سکتی ہے۔ یہاں عیسائی پادری۔ پریچر۔ مچر لے جلیے تھا۔ اگر وہ چوہڑوں کے ساتھ کھائیں پئیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ ہم میں اور ان میں کیا فرق ہے جیسے بعض بھنگی کہتے ہیں کہ بھنگی اور فرنگی ایک ہی ہیں۔ ہمیں اپنی قوم کی قدر کرنی چاہیئے۔ ذلیل قوموں کے ساتھ کھا کر اپنی قوم کو حقیر نہ بنائیں ؛

جناب اڈیٹر صاحب سلامت

بعد تسلیم نیاز معروض ہوں کہ برائے مہربانی ان چند سطور کو اپنے اخبار گوہر افشاں میں قلمبند کر کے بندہ کو مشکور فرماویں ؛

اِن چند سطور سے میری یہہ مراد ہے کہ اپنے مسیحی بھائیوں کی توجہ اُس خاص دعا کی طرف راغب کروں جو ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو سکھلائی اور جسکو کُل مسیحی اگر ہر روز نہیں تو ہفتے میں ایک بار تو ضرور ہی اپنی زبان پر لاتے ہونگے ؛

بہت سے مسیحی ہیں جو اس دعا کی الفاظ کو لاپروائی کے ساتھ زبان پر لاتے چلے جاتے ہیں مگر حقیقت میں دل سے نہیں مانگتے لہذا اُس کا جواب بھی کچھ نہیں پاتے وہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ خدا بھی اُن کے ساتھ "آمین" بولے وہ آپ ہی "آمین" بولتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ "اے ہمارے باپ" اگر وہ باپ ہے تو اُسکی عزت کہاں ہے؟ "جو آسمان پر ہے" اگر ان کو اس بات کا یقین ہے تو کیونکر وہ اس زمین پر گناہ کرنے کی جرأت

کرتے ہیں۔ "تیرے نام کی تقدیس ہو" حالانکہ وہ بارہا خدا کا نام بے فائدہ لیتے ہیں"۔ "تیری بادشاہت آوے" توبھی قولاً یا فعلاً اُنکی بادشاہت کے آنے کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ اکثر ایسے کام کرتے ہیں جنسے اُنکی بادشاہت کے پھیلنے میں رکاوٹیں پیدا ہوجاتی ہیں اور مسیحی مذہب کی بدنامی ہوتی ہے۔ "تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر بھی ہووے" توبھی وہ اپنی باتوں پہ ثابت قدم نہیں رہتے ہیں۔ خدا کی مرضی تو یہہ ہے کہ وہ پاک ہوویں لیکن وہ اپنی پاکیزگی کے لئے کوشش نہیں کرتے۔ "ہمارے روزینہ کی روٹی آج ہمیں بخش" توبھی وہ اپنی روحوں کی سیری کے لئے اُس روٹی (یعنے خداوند یسوع مسیح) کی خواہش نہیں کرتے جو آسمان سے اُتری "اور جس طرح ہم اپنے قرضداروں کو بخشتے ہیں تو اپنے دین ہمکو بخش دے"۔ مگر افسوس کہ اگر خدا اُن کے ہی لفظوں کے مطابق اُن سے سلوک کرے تو اُن کی کیسی تباہی ہووے۔ وہ اپنے دلوں میں ہر طرح کے بغض وکینہ دذاہ وبدلہ لینے کی خواہش رکھتے ہوئے اپنے منہ سے یہہ الفاظ نکالتے ہیں۔ جس سے گویا وہ یہہ کہتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کہ خدا صرف ظاہر کو دیکھتا ہے۔ وہ اس بات کو خیال میں نہیں لاتے کہ خدا دلوں کو دیکھتا ہے۔ اگر اُن سے پوچھا جاوے تو وہ یہہ جواب دینگے کہ ہمارا دل تو صاف ہے۔ لیکن خدا ایسے جواب کو منظور نہیں کرتا اُس نے تو اپنے پاک کلام میں فرمایا ہے (متی ۵ باب ۲۳ آیت) کہ جب تو قربانگاہ پر اپنی نذر لے جاوے اور وہاں تجھے یاد آوے کہ تیرا بھائی تجھ سے مخالفت رکھتا ہے تو چلا جا اور پہلے اُس سے میل کر اور تب آکر اپنی نذر گذران ہمارے خداوند یسوع مسیح نے گناہوں کے بخشے جانے کی شرط صاف اپنے مبارک لبوں سے فرمادی ہے (متی ۶ باب ۱۵ آیت) "اگر تم آدمیوں کو اُن کے گناہ نہ بخشوگے تو تمہارا باپ بھی تمہارے گناہ نہ بخشیگا"۔ "ہمیں آزمائش میں نہ ڈال" مگر افسوس کہ وہ آزمائشوں میں خود بخود اپنے آپ کو ڈالتے ہیں۔ "بلکہ بُرائی سے بچا" حالانکہ وہ خود ہی اپنے کو بدی کے حوالہ کردیتے ہیں۔ اور دنیا و شیطان اور نفس کی خواہشوں کے پورا کرنے میں لگے رہتے ہیں نہایت ہی افسوس ہے کہ اکثر مسیحی لوگ اس دعا کو بغیر سوچے سمجھے مانگنے سے آپ کو زیادہ قصوروار ٹھہراتے ہیں اس دعا کے مانگنے سے پہلے ہم پر کیا فرض ہے؟ یہہ کہ۔

(۱) ہم خدا کو حاضر و ناظر جانکر اُس کی ایسی تعظیم کریں جیسا کہ لائق فرزندوں کو اپنے باپ کی تعظیم وتکریم کرنی واجب ہے اور نیز اپنے دلوں کو اُس کی جائے سکونت بناویں؛

(۲) ہم حتی المقدور کوشش کریں کہ ہم سے ایسا کوئی کام سرزد نہونے پاوے جس سے مسیح کے نام کی بدنامی ہووے۔ مقناطیسی پتھر اس لئے کہ اُس کا نام چقماق یا مقناطیسی پتھر ہے لوہے کو اپنی طرف نہیں کھینچتا مگر اُس طاقت کے سبب جو اُسمیں موجود ہے۔

(۳) جو نعمتیں ہم اپنے آسمانی باپ سے پاتے ہیں اُنکا درست استعمال کریں؛

(۴) ہم اپنے بھائیوں کے قصوروں کو معاف کریں اور اُن کے ساتھ میل و محبت و یگانگت کے ساتھ رہیں۔ کیونکہ یہہ ہی سچے مسیحی کی پہچان ہے؛

(۵) جہانتک ہوسکے ہر طرح کے گناہ سے بچنے کی کوشش کریں تو باقی خدا آپ ہی سنبھال لے گا؛

کاشکہ خدا اپنے بندوں کو یہہ طاقت عنایت کرے کہ وہ روح اور راستی سے اُس کی عبادت کیا کریں تاکہ جب وہ ظاہر ہووے تو ہم سب اُس کے منظور نظر ہوویں؛

راقم

الف۔ لینکسٹر از چمبہ

بحر اطلانٹک کا سرسری عمق ... ۱۲ فٹ اور بحر الکاہل کا عمق ... ۱۵ فٹ ہے؛

واقعات اور رائیں

خدا کی شان۔ ۱۱ جون کو گوجرانوالہ میں ایک غیرآباد پرانا کنواں تھا جس کو گھاری پڑگئی تھی ایک معمار اور ایک مزدور نیچے اُترے تھوڑی دیر میں معمار کو معلوم ہوا کہ حالت خطرناک ہے جونہی وہ باہر نکلا۔ ایک بڑی من گر پڑی اور مزدور بیچارہ دب گیا فوراً صاحب ڈپٹی کمشنر کو خبر دیگئی اور مٹی ملبہ نکالنا شروع کردیا گیا۔ ۵ جون کو مزدور دبا تھا لگاتار کوشش سے ۱۱ کو نکلا تو زندہ تھا۔ اس نے کہا مجھے اٹھانے سے پہلے کچھ کھانے پینے کو دو۔ جلدی سے دودھ بہم پہنچایا گیا جب دودھ پی چکا اور اس کو نکالنے لگے تو اوپر سے آواز دیگئی کہ ایک من اور آتی ہے چنانچہ سوائے اس دبے ہوئے مزدور کے سب نکل آئے۔ اور وہ بیچارہ ہمیشہ کے لئے وہیں رہگیا پھر دور تک مٹی نکالتے رہے مگر وہ مرا ہوا پایا گیا۔ آخر اس کو وہیں دبا دیا گیا۔ خداوند کریم نے دکھا دیا کہ وہ کس طرح مردہ کو زندہ رکھ سکتا ہے اور کس طرح زندہ کو مار سکتا ہے؛

پرنس آف ویلز کے اُس تاج کی کلغی پر جو وہ خاص خاص مواقع پر زیب فرق کرتے ہیں پروں کا ایک لاثانی گُچھا ہے جسمیں سونے کی تاریں لگی ہوئی ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس کی قیمت دس ہزار پونڈ ہے اور اسکی دستیابی میں بیس برس کا عرصہ لگا۔ اور ایک درجن سے بھی زیادہ شکاری اسکی تحصیل میں کام آئے ہیں۔ کیونکہ اس جانور کا شکار کرنا اس لئے خطرناک ہے کہ وہ جنگلوں میں اور شیروں کے آمدورفت کے مکانات میں رہتا ہے۔ یہہ کلاہ دنیا میں یگانہ ہے؛

جہازوں کے برقی کان قریب ہے کہ جہازوں کے برقی کان لگا دیئے جاویں جن سے وہ تارپیڈو بوٹ کی

آہٹ سُن سکینگے کیونکہ تار پیڈو بوٹ آتی ہوئی ناخدا کو نظر نہیں آیا کرتی۔ اِن کانوں سے جہاز کو پاسے کی گھنٹی اور اُن لہروں کی آواز کو سُن لیا کریگا جو طوفان میں رات کو چٹانوں کے ساتھ زور سے ٹکرایا کرتی ہیں۔ یہہ برقی کان انسانی کانوں سے بھی زیادہ احساس صدا رکھینگے کیونکہ یہہ کان اُن آوازوں کو سنا کرینگے جو پانی کے اندر ہوا کرتی ہیں پانی آواز پہنچانے کے لئے ہوا سے بہتر وسیلہ ہے ؛

پستہ قد درختون کا جنگل۔

یہہ جنگل دنیا بھر میں نہایت ہی عجیب ہے اور افریقہ کے مغربی ساحل کے نزدیک چھہ میل طولانی اور ۳۰۰ یا ۴۰۰ فیٹ بلند سطح مرتفع پر واقعہ ہے اور اُس کو ڈاکٹر ویلوش صاحب نے دریافت کیا تھا۔ ایک خاص جنگل کے درختوں کے تنے ۴ فیٹ موٹے ہیں اور پھر بھی انکا قد صرف ایک فٹ بلند ہوتا ہے۔ شکل اِس درخت کی گول میز کی سی ہوتی ہے۔ اسمیں صرف دو پتے چھہ چھہ فیٹ بلند اور ۲-۳ فیٹ عرض کے ہوتے ہیں۔ اور پھول اُن کے قرمزی خوشے کی طرح ہوتے ہیں ؛

وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کا آغاز۔

مسٹر ایف۔ اے کنتزی صاحب وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے آغاز اور ترقی کا یوں بیان کرتے ہیں اِس کا آغاز ہوئے ساٹھہ برس ہوئے ہیں اور ماہ جون کے آخر میں شروع ہوئی جبکہ سینٹ پال کے کتھیڈرل کے سایہ میں بارہ جوان آدمی ایک بڑے مقصد کے لئے فراہم ہوئے تھے۔ انکی تعداد بڑھتے بڑھتے بارہ سے اب ۷ لاکھہ ہو گئی ہے۔ اِس ایسوسی ایشن کی جائداد اب ۲۰ لاکھہ پونڈ سے بھی زیادہ ہے۔ شکاگو میں ایسوسی ایشن کا مکان پندرہ منزلہ ہے جسکی قیمت ۴ لاکھہ پونڈ ہے ؛

رسیدات زر

مسٹر آر۔ سراج الدین لاہور	۴عہ
پادری ٹی۔ ایف کینگ جہلم ۲ کاپی	۲/
مس مارٹن واسطے عبدالقد لاہور	عہ/
ڈاکٹر اے۔ ایچ۔ براؤن ۲ کاپی	عہ/
پادری ایف ایچ۔ فورمن۔ جہانسی	۱عہ/

نارتھہ ویسٹرن ریلوے

اشتہار

احاطہ جنرل سٹور لاہور میں جمعرات کو بتاریخ ۲۰ جولائی ۱۹۰۵ء اور ایام مابعد کو میسرز نسر وانجی اینڈ کو از جانب نارتھہ ویسٹرن ریلوے اسباب مفصلہ ذیل نیلام کرینگے نیلام ہر روز سات بجے صبح کو شروع ہوا کریگا ؛

پرانے لوہے کے دھرے سپات کی ریلیں۔ سپات کی کمانیاں۔ لوہے اور فولاد کے پرزے اور ٹکڑے اور چادریں اور ایک مقدار پیتل کے ٹکڑوں کی اور پرانے لوہے کی سلیپریں نقرئی سکوں کے ٹکڑے وغیرہ کی بھی ایک بڑی مقدار فروخت ہوگی تمام اسباب خرید کردہ شدہ تاریخ فروخت سے ایک ماہ کے اندر اٹھائے جانے چاہئیں ورنہ ہرجانہ بشرح ۳ پائی فی من فی یوم کے حساب سے وصل کیا جاویگا ؛

ان تمام اشیار کے لئے جو کسی غیر اسٹیشن پر پہنچائی جاوینگی کرایہ انکا عام نرخ پر لیا جائیگا ؛

حسب الحکم۔ جے۔ ڈبلیو۔ اے۔ بیکنیر چیف سٹور کیپر } دفتر چیف سٹور کیپر لاہور ۲۳ جون ۱۹۰۵ء

ضرورت

امریکن پریسبیٹرین مشن انڈسٹریل سکول آف نلیج سہارنپور کے واسطے یکم اگست سے ایک جوان اور نیک خصلت اور خاطر خواہ تعلیم یافتہ ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے تنخواہ بعوض ۵۰ روپیہ ماہواری دیجاویگی۔ دیگر امور کے بارے میں سپرنٹنڈنٹ صاحب سے درخواست کرو۔ صرف تجربہ کار استادان ہی درخواست بھیجیں ؛

سی۔ بورپ۔ امریکن مشن احاطہ سہارنپور

وکیل اور زمیندار کا قصہ

کسی گاؤں میں ایک سادہ لوح وغریب زمیندار برنارڈ نامی رہا کرتا تھا۔ ایک دن اُسکو شہر جانے کا اتفاق ہوا وہاں وہ ایک مشہور وکیل سے ملا۔ اور پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ ہم زمیندار تو رات دن بیلوں کی طرح محنت کرتے ہیں اور پھر بھی تنگ حال ہیں۔ آپ لوگ صرف چند گھنٹے کام کرتے ہیں۔ اور خوب عیش وعشرت سے گذران کرتے ہیں۔ وکیل نے اپنی فیس لیکر ایک بند لفافہ برنارڈ صاحب کے حوالہ کیا۔ گھر میں آن کر شام کے وقت زمیندار نے لفافہ کھولا تو لکھا تھا مسٹر برنارڈ جو کام آج کر سکتے ہو۔ اُسکو کل پر مت ٹالو زمیندار کا ہزاروں من چارہ باہر کھیت میں پڑا تھا فوراً اسکو گھر لاکر مکان کے اندر رکھوا دیا۔ رات کو طوفان آیا اور بارش موسلا دھار ہوئی جن لوگوں کا چارہ باہر تھا سب بہ گیا۔ اگلے دن سارے گاؤں میں صرف برنارڈ ہی بشاش تھا۔ طاعون کا طوفان بارش کے طوفان سے بھی خوفناک ہے۔ اور جو لوگ طاعون کی دوائی قبل از وقت گھر میں موجود رکھتے ہیں۔ وہی برنارڈ کی طرح خوش وخرم وبیفکر رہ سکتے ہیں ہمنے کبھی نہیں سنا کہ کسی مریض نے ہماری دوا کا استعمال کیا ہو اور وہ راضی نہ ہوا ہو۔ یا کسی تندرست آدمی نے اسکا تھوڑا استعمال کیا ہو اور وہ پلیگ کا شکار ہوا ہو۔ ۱- دوائی طاعون ہزاروں جانیں بچا چکی ہے قیمت دو روپیہ فی شیشی۔ ۲- خضاب مثل تیل پھولیل کے لگایا جاتا ہے۔ بالوں کو ریشم جیسے نرم رکھتا ہے۔ سفید بالوں کو سیاہ بھنور کر کے اصلی رنگت دیتا ہے قیمت ڈیڑھ روپے ۳- روغن وگولیاں۔ ان کے استعمال سے بال ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں۔ اگر سفید ہو گئے ہوں۔ تو بھی آہستہ آہستہ سیاہ ہو جاتے ہیں قیمت دو روپے۔ ۴ گلگونہ چہرہ سے جھریاں چھائیاں سیاہ داغ وکیل دور کرتا ہے۔ اور چہرہ کو خوبصورت وبارونق رکھتا ہے قیمت عہ محصول ڈاک بذمہ خریدار

خط وکتابت کا پتہ

ڈاکٹر کیسر سنگھہ ایم۔ ...کرم ہسپتال فیروزپور پنجاب

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور

رومتہ الکبریٰ کی آتشزدگی نیرو کے زمانہ کا ایک تاریخی ناول ۶ر - **ورجل کی** نظم انیڈ کا قصہ جنگ ٹرائے اور یولیس کے سفر و مصائب کے حالات معہ سوانح عمری ہومر اور یونانیوں کا علم الاصنام قیمت ۳ر - **تاریخ بائبل** مصنفہ ڈاکٹر بلیکی صاحب کے اور جن لوگوں کا اسمیں ذکر آیا ہے تاریخی حالات ہیں ۵ صفحہ **الہام بائبل** مصنفہ ڈاکٹر پیٹرسن سمتھ - اس میں بائبل کی ماہیت اور حیثیت پر مفصل بحث ہے ۱۲ر **یسوع مسیح کی** گرفتاری اور موت از ڈاکٹر سٹاکر صاحب اس میں علاوہ تاریخی حالات واخلاقی شریعت کے اُن ساتوں مقولوں پر بحث ہے - جو خداوند یسوع مسیح کی زبان سے صلیب پر نکلے تھے قیمت ۱۲ر **الفریڈ اعظم** کی سوانح عمری ۲ر - **سکندر اعظم** کی سوانح عمری ۲ر - **میرے رہنے کا گھر** جسم انسانی کا دلچسپ حال باتصویر ۲ر **سورج چاند ستارے** علم ہیت کا ایک مبسوط باتصویر رسالہ جسمیں اُس وقت تک کی دریافتوں کا ذکر ہے ۸ر - **تاریخ یونان** اس میں یونانیوں کی تاریخ فتوحات اور عروج و زوال کے اسباب درج ہیں -

زندہ مسیح اور اناجیل اربعہ اس میں مسیحیوں کے ایمان کی بنیاد پڑنے اور اناجیل کے حق میں جو معتبر ثبوت ہیں اُن کا ذکر ہے - قیمت ۱۲ر **حیات المسیح** یسوع مسیح کی زندگی اس کے کاموں اور تعلیمات پر بحث ہی قیمت ۱۴ر - **معذرت نامہ سقراط** جسمیں حکیم سقراط فلسفی یونان کا مفصل حال درج ہے قیمت ۸ر

درخواستیں اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کیطرفسے اس بات پر حکیمانہ شہادت ہے - ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر بیمہ نہیں دیتا ہے - اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے - جس کسی کو چاہئے مینجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے ؛

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جن کو وہ اس فنڈ میں شریک کرانا چاہتے ہیں - ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ؛

المشتہر

پادری والٹر جے - کلارک مینجنگ ڈائرکٹر
نولکھا لاہور

اشتہار

ٹائپ نویسی - اختصار نویسی - بک کیپنگ وطریقہ خط وکتابت وغیرہ کرسچن بوائز ہائی سکول لودیانہ کے متعلق ایک شاخ اور کھولی گئی ہے جس میں مندرجہ بالا مضامین بڑی عمدگی سے سکھلائے جاتے ہیں داخلے کے لئے انگریزی کی عمدہ لیاقت ضروری ہے مفصل حالات ذیل کے پتہ پر خط روانہ کر نیسے معلوم ہو سکتے ہیں - پرنسپل سی - بی - ہائی سکول لودیانہ

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ للعہ
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ؎ ۱ر ؎ ۲ر
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	لگ	[illegible]	سے
چوتھائی کالم	ہیے	سے	عہ
نصف کالم	سے	عہ	ہہ عہ
پورا کالم	عہ	ہہ عہ	مہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر فی کالم ۱ر ما بعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ دار سنڈے سکول بلا محصول عہ معہ محصول عہ
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

اشتہار

ایک نوجوان مسیحی جسکی عمر ۲۲ سال کی ہی روزگار کی تلاش میں ہی لیاقت اردو اور فارسی اور انگریزی میں مڈل پاس کی رکھتا ہی کچھ ہندی اور گورمکھی زبان سے بھی واقف ہی اگر کسی صاحب کو ایسے شخص کی ضرورت ہو تو ذیل کے پتہ سے خط کتابت کرے -

جاج لطف مشن کمپونڈ لودیانہ پنجاب